

3. اب از بارہ جی اٹھنے کا۔ انکو اللہ کی ملاقات کا یقین ہی تھا۔
 بیمارے محل کی بات ہی یہی ہے کہ حساب کتاب کے دن کو سامنے رکھنا ہے۔
 اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر انسان سے کوہرا ہی سے رنگ دیتا ہے۔

آیت 11، 12: کیا پتہ چلے یا ہے بیان کہ اللہ نے ہر ایک ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا
 ہے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اللہ کے حکم سے روح قبض کر لیتا ہے۔
 اس جسم کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ اصل چیز کیا ہے پھر؟ ہماری روح۔
 اور احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ معرین اور کافر کی موت کے وقت
 بالکل مختلف کیفیات ہوتی ہیں جب انہی روح قبض کی جاتی ہے۔

اگے آیت میں ایسے مجرموں کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے کہ قیامت کے دن
 انہی سر جھکے ہوئے ہونگے کیوں؟ ایسا ہوگا؟

جواب: انکو حق نظر آچکا ہوگا۔ حقیقت کھل جائے گی تو بچھتا ہی نکلے۔

ندامت سے سر جھکے ہونگے۔
 کیوں اس یقین کا اب کیا کچھ فائدہ ہوگا؟ یہ سب نہیں۔

آیت 13، 14: خدا فراموشی انسان کا حال بیان کیا جا رہا ہے۔ جو نے اپنی لوری
 زندگی کھیل تھامے ہی گزار دی۔ انکو ہوا بیت کیوں نہ ملی؟

جواب: طلب اور کوشش ہی تھی: ہر انسان کی ہوا بیت لینے کا طریقہ فرقی
 ہوتا ہے۔ اللہ نے فطرت ہی تو حید ڈال دی ہے۔ ہر ایک کی زندگی ہی موقع
 آتے ہیں اللہ کی طرف رجوع کرنے کے۔
 آگے آیت میں کیا فرمایا؟ کوئی بات بھی ثابت ہوگئی؟

جواب: انسانوں کی وہ یہ ہے جو اللہ کے نام زمان بکری ہے ان پر اللہ کا
 عذاب ثابت ہو جائے گا۔ یعنی جینم ہی جائے گا۔ لا الھ الا اللہ لا تجتھلنا بنجم

آیت 14: آیت ہی ڈرانے والی آیت ہے ان لوگوں کا انجام جنہوں نے اپنی
 زندگی میں مانے طریقوں پر گزار دی اللہ اور اللہ کے رسول اور لعاب کو اپنی
 زندگی میں جگہ نہ دی آخرت ہی اللہ کیا معاملہ کرے گا؟

جواب: اللہ ہی انکی طرف نظر اٹھا کر ہی دیکھے گا۔ انہی لئے ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔
 استغفر اللہ